انبیاء و علماء کی سرزمین کی پکار

از قلم: محمد داؤدالرحمن علی

دنیا کے اندر بہت سے خطے ایسے ہیں جو کسی نہ کسی وجہ سے مشہور ہیں۔ برف کے اعتبار سے انٹار کٹیکا اور جنگلات کے حساب سے افریقہ مشہور ہے۔ اسی طرح اس ارض پر ایک خطہ ایسا بھی ہے جس کو ''سرزمین انبیاء'' کہا جاتا ہے۔ اس مقدس و بابرکت سرزمین کو ''فلسطین'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس سرزمین پر بہت سے انبیاء علیھم السلام مبعوث ہوئے، اسی سرزمین پر انبیاء علیھم السلام نے علم توحید کو بلند کیا۔ اسی سرزمین پر انبیاء علیھم السلام نے اپنی اپنی قوموں کو دعوت ''اسلام'' دی۔ عراق سے اسی سرزمین کی طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت فرمائی۔ اسی سرزمین پر حضرت اسحاق علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام نے دعوت کا فریضہ سرانجام دیا۔ بعد ازاں حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف مصر منتقل ہوئے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لیکر اس سرزمین کی طرف عازم ہوئے۔ اس وقت اس سرزمین پر ایک جابر قوم کا قبضہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو جہاد کے ذریعے اس سرزمین کو فتح کا حکم دیا۔ قوم نے انکار کر دیا جس پر انہیں میدان تیہ میں چالیس سال تک سرگرداں رہنے کی سزا ملی۔ اسی دوران حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دنیا سے پردہ فرما گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی قیادت میں بنو اسرائیل نے اس مقدس سرزمین کو فتح کیا۔

اسی مقدس سرزمین پر حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کا تاج پہنایا گیا، اسی سرزمین پر حضرت سلیمان علیہ السلام کو نبوت و بادشاہت عطا ہوئی۔ ایسی بادشاہت عطا ہوئی جو نہ پہلے کسی کو عطا ہوئی اور نہ آئندہ ایسی بادشاہت عطا ہوگی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی حکومت کے شیان شان مسجد اقصیٰ کی تعمیر فرمائی۔

حضرت زکریا علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی اسی مبارک سرزمین کی طرف مبعوث فرما گئے۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے زمانے میں ہی حضرت مریم پیدا ہوئیں اور ان کے بطن سے بن باپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ بنو اسرائیل کو دعوت دیتے رہے۔ جب یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کی سازش کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی

طرف اٹھالیا۔ایک وقت آئے گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسی مبارک سرزمین پر اُتارا جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی سر زمین پر عدل وانصاف قائم کریں گے۔

نبوت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی پر آکر مکمل ہوا۔ آپ ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے اور آپ ﷺ کو نبوت بھی مکہ میں عطا کی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سرزمین کی سیر کرائی اور اسی مبارک سرزمین پر آپ ﷺ کو امام الانبیاء علیہم السلام کا منصب عطا کیا گیا۔

اسی طرح یہ سرزمین انبیاء علیہم السلام کے وارثین ''علماء'' کا بھی مسکن رہا ہے۔ وہ علماء جو اسی سرزمین پر پیدا ہوئے اور علمی دنیا کے بے تاج بادشاہ قرار پائے۔

امام محمد بن ادریس الشافعیؒ اسی سرزمین کے شہر ''غزہ'' میں پیدا ہوئے۔ چار معروف فقہی مذاہب میں ''شافعی مذہب'' کی نسبت انہی کی طرف ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اسی سرزمین کے مغربی ساحل میں واقع شہر ''عسقلان'' میں پیدا ہوئے۔

فقہاء حنابلہ کے مشہور عالم اور حنابلہ کی کتاب ''المغنی'' کے مصنف امام ابن قدامہ المقدسیؒ اسی سرزمین کی ایک بستی ''نابلس'' میں پیدا ہوئے۔

مشہور محدث، کتاب ''عمدۃ الاحکام'' کے مصنف الحافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی بھی اسی سرزمین سے تعلق رکھتے تھے۔

علماء حنابلہ کے مشہور عالم دین ''الآداب الشرعیہ'' کے مؤلف امام ابن مفلح المقدسیؒ اسی سرزمین سے تعلق رکھتے تھے۔

نامور حنبلی عالم ''الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف'' کے مصنف امام علاؤالدین المرداویؒ اسی سرزمین سے تعلق رکھتے تھے۔

شارح صحیح البخاری امام احمد بن حسین الرملیؒ اسی سرزمین کے شہر ''رملۃ'' میں پیدا ہوئے۔

ان کے علاوہ فاتح اندلس موسیٰ بن نصیر جن کی دعوت پر طارق بن زیادؒ اسلام لائے اور اسلامی فوج کے کمانڈر بنے، کا تعلق بھی اسی سرزمین سے تھا۔

یہ تمام باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ ارض مقدس انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروں کاروں کا ہی مسکن رہا۔ یہ ارض پاک مسلمانوں کا تھا، مسلمانوں کا ہے اور مسلمانوں کا ہی رہے گا۔

یہ ارض مقدس ان کی ہے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی دعوتِ توحید کو قبول کیا اور اسی پر عمل پیرا رہے۔

ایک وقت تھا کہ اس پاک سرزمین سے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔

اسی سرزمین نے علماء کو وجود بخشا۔ اسی سرزمین سے علم کے چشمے پھوٹے، اسی سرزمین سے توحید کی صدائیں بلند ہوئیں۔

آج وہ وقت ہے کہ یہ پاک سرزمین پکار رہی ہے۔ یہ سرزمین امت مسلمہ کی طرف دیکھ رہی ہے۔ یہ سرزمین آس لگائے بیٹھی ہے۔ یہ سرزمین جھنجھوڑ رہی ہے۔ یہ سرزمین آواز دے رہی ہے، یہ سرزمین آنسو ٹپکا رہی ہے۔ اس پاک سرزمین کی جانب متوجہ ہو جاؤ، اس پاک سرزمین کی آواز کو محسوس کرو، اس پاک سرزمین کے پیغام پر کان دھرو، اس پاک سرزمین کی حفاظت کرو۔

انبیاء علیہم السلام، علماء، اسلامک کمانڈرز نے اسی پاک سرزمین نے ہمیں پیغام دیا تھا کہ

"یہ سرزمین مسلمانوں کی تھی، مسلمانوں کی ہے اور مسلمانوں کی ہی رہے گی۔"

ایک بات یاد رکھنا! اگر آج آپ نے اس سرزمین کی پکار نہ سنا تو ایک دن تمہارے پیروں کے نیچے کی زمین باوجود وسعت کے تنگ کر دی جائے گی۔